Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ [illegible]

یوم جمعہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۵ تبوک ۱۳۳۴ ہش | ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۱۸

یورپ سے واپسی کے بعد سیدہ ام وسیم صاحبہ کی ربوہ میں تشریف آوری

مرزا خلیل احمد، مرزا نعیم احمد، مرزا حنیف احمد اور مرزا رفیق احمد بھی تشریف لے آئے

ریلوے اسٹیشن پر استقبالیہ کمیٹی اور اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ یورپ سے بخیریت واپسی کے بعد سیدہ ام وسیم صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعے کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئیں۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب بھی بحمد اللہ مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لے آئے۔

ریلوے سٹیشن پر خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد استقبالیہ کمیٹی کے ارکان اہل ربوہ اور مستورات نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا اور صاحبزادگان کو مرکز سلسلہ میں سیدہ ام وسیم صاحبہ کی معیت میں بخیریت تشریف آوری پر پُرخلوص مبارکباد دی۔ احباب ربوہ نے بڑے ذوق و شوق اور دلی اشتیاق کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے صاحبزادگان سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اسی طرح

(باقی صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

کراچی ۱۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی طرف سے کل دوپہر حسب ذیل تار موصول ہوئی:-

کراچی ۱۲ ستمبر بوقت پونے سات بجے شام۔ "حضرت صاحب خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ اور خدام میں قریباً ۴۵ منٹ تک تشریف رکھ کر گفتگو فرماتے رہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات کی ٹھنڈک سے طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۴ ستمبر۔ کل شام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے استقبالیہ کمیٹی کے قائمقام صدر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور کمیٹی کے سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سے سیدنا حضرت امیر المومنین کے استقبال کے انتظامات پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ نیز آپ موٹر کار میں اس راستے پر دور تک تشریف لے گئے۔ جو استقبال کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہاں مختلف موقعوں پر پہنچ کر ان انتظامات کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اور کمیٹی کے ارکان کو قیمتی مشوروں اور ہدایات سے نوازا۔

خام تیل کی تلاش کے متعلق حکومت پاکستان اور ایک امریکی کمپنی میں دو معاہدے

واشنگٹن ۱۴ ستمبر۔ واشنگٹن میں حکومت پاکستان اور ایک امریکی کمپنی کے درمیان دو سمجھوتے ہوئے ہیں۔ جن کے تحت مغربی پاکستان میں خام تیل اور گیس کی تلاش کی جائے گی۔ تیل کی تلاش کے لئے جو علاقہ مخصوص کیا گیا ہے۔ وہ کراچی سے جانب غرب بحیرۂ عرب کے ساتھ ساتھ ایران کی سرحد تک اور شمال میں وادی سندھ تک پھیلا ہوا ہے۔ کمپنی کو سردست دونوں معاہدوں کے تحت دس دس ہزار مربع میل رقبہ میں خام تیل اور گیس کی تلاش کی مراعات دی گئی ہیں اگر تیل تجارتی پیمانے پر برآمد ہوا۔ تو پاکستان اور کمپنی منافع میں برابر کے شریک ہوں گے تیل کی تلاش میں اخراجات اور لاگت کا جہاں تک تعلق ہے حکومت کل رقم کا ۲۵ فیصدی اور کمپنی ۷۵ فیصدی ادا کرے گی تیل برآمد ہونے پر حکومت اور کمپنی ملکیت کی بھی اسی بنیاد پر حصہ دار ہوں گی۔ بعد میں کمپنی تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ بھی قائم کرے گی۔ کمپنی کنوئیں کھودنے کا سامان فوری طور پر پاکستان بھیج رہی ہے۔ کمپنی نے پاکستانیوں کو اس سلسلہ میں تربیت دینے کا بھی ذمہ لیا ہے۔

صالح بن یوسف واپس تونس پہنچ گئے

تونس ۱۴ ستمبر۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے لیڈر صالح بن یوسف اڑھائی سال کی جلاوطنی کے بعد کل تونس واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے یہ جلاوطنی خود اختیار کی تھی تونس کے وزیر اعظم طاہر بن عمرو حبیب بورقیبہ کے نمائندے اور حکومت کے دوسرے افسروں نے ان کا استقبال کیا۔

— بلغراد ۱۴ ستمبر یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے فرانس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ اب وہ اگلے سال وہاں جائیں گے۔ پروگرام کے مطابق وہ اگلے ماہ فرانس کا دورہ کرنے والے تھے۔

اسرائیل خلیج عقبہ کو کھلا رکھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لائے گا

حیفہ ۱۴ ستمبر۔ حکومت اسرائیل نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ خلیج عقبہ کو کھلا رکھنے کے لئے ہر ممکن تدبیر عمل میں لائے گی۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ خلیج فوجی نقطۂ نگاہ سے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

لبنان کی کابینہ مستعفی ہو گئی

بیروت ۱۴ ستمبر۔ لبنان میں سمیع الصلح کی کابینہ کل مستعفی ہو گئی۔ پچھلے دنوں پارلیمنٹ میں ان کی حکومت پر شدید نکتہ چینی کی گئی تھی۔ اصل وزارتی بحران گزشتہ بدھ کو شروع ہوا۔ جب کہ وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ دونوں نے کابینہ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ لبنان کے صدر کمال شمعون نے نئی حکومت بنانے کے سلسلہ میں مختلف سیاسی جماعتوں سے صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء

قائد اعظم

قائد اعظم مرحوم نے جس دیانت۔ جرأت محنت اور دانشمندی کے ساتھ ایک نہایت نازک وقت میں مسلمانوں کی قیادت فرمائی۔ اس کا سرسری جائزہ لینے کے بعد بھی ہر اپنا اور بیگانہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ آپ اپنے وقت کے ایک فقید الدہر سیاستدان اور نہایت سنجیدہ لیڈر تھے۔ اور قائد اعظم کے خطاب کے جو قوم نے انہیں دیا کامل طور پر مستحق تھے۔

آپ کو تن تنہا تین مختلف طاقتوں سے جنہوں نے باہم سمجھوتہ کر لیا تھا، جو کھی لڑائی لڑنی پڑی۔ اور بفضل خدا آپ کی عدیم المثال استقامت اور معاملہ فہمی کی وجہ سے ہی آپ کو اس چوکھی لڑائی میں وہ کامیابی حاصل ہوئی۔ جس کی نظیر اس عہد میں نہیں ملتی۔ برطانیہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جن الجھنوں میں گرفتار ہو گیا تھا۔ اور اس کو جس طرح اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ مجبور تھا۔ کہ برصغیر ہند پر سے اپنا براہ راست تسلط ختم کر دے۔ اور حکومت کی باگ ڈور ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیدے۔

ہندوستان میں انگریز سے پہلے مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اور گو ان کی حکومت بوجوہات کمزور ہو چکی تھی۔ مگر بادشاہانِ دہلی کا دبدبہ آخر تک قائم تھا۔ اس لئے انگریز نے جوں جوں یہاں کامیابی حاصل کی۔ توں توں وہ مسلمانوں کا دشمن اور ہندوؤں کا خیرخواہ بنتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک عرصہ تک اسکی پالیسی یہی رہی۔ کہ مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر کیا جائے۔ بلکہ ان کا نام ونشان ہی مٹا دیا جائے۔ اور ہندوؤں کو ابھارا جائے۔ اس طرح شروع ہی سے مسلمانوں کی جان چکی کے دو پاٹوں میں آ گئی تھی۔

سب سے پہلے سرسید مرحوم کا دل اس سے چیخ اٹھا۔ اس نے کفر کے کھاڈی کے علی الرغم مسلم قوم کو بحیثیت مجموعی بلا تفریق فرقہ اٹھانے کی جدوجہد کی اور انہیں نئے حالات سے مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس دو کی تاریخ ہند پر نظر کی جائے۔ تو ظاہر ہوگا۔ کہ اگر سرسید اس آڑے وقت میں آگے نہ آتا۔ تو شاید نعوذ باللہ اسلام کا نام ہی صفحۂ ہند سے اسی طرح مٹ جاتا۔ جس طرح سپین سے مٹ گیا تھا۔

سرسید مرحوم کے بعض عقائد سے ہمیں ذاتی طور پر سخت اختلاف ہے۔ لیکن یہ کفرانِ نعمت ہوگا۔ اگر ان کی عظیم خدمات سے جو انہوں نے ایسے نازک وقت میں مسلمان قوم کی سرانجام دیں۔ انکار کیا جائے۔ آپ کی بنیادی خدمت یہ تھی۔ کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو بلا تفریق فرقہ ایک محاذ پر جمع کرنے کی سب سے پہلے اور ایک حد تک کامیاب کوشش کی۔ اور عام مسلمانوں کے دل میں یہ تصور پیدا کیا۔ کہ خواہ بعض عقائد میں وہ کتنا ہی ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہوں۔ وہ ایک ہی مسلمان قوم کے افراد ہیں۔

فرقہ پرست اہل علم حضرات نے اس وقت بھی جیسا کہ آج کل بھی بعض کر رہے ہیں اسلام کے نام پر آپ کی مخالفت کی۔ مگر وہ مسلمانانِ ہند میں یکجہتی اور اتحاد کا بیج بونے میں کامیاب رہے۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ مسلمانوں میں تعلیم کا جو شوق پیدا ہوا۔ اور ان میں سے بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈر بھی ہوئے، وہ اسی بیج سے اُگے ہیں۔

اگرچہ سرسید مرحوم نے اپنے دور کے لحاظ سے بے نظیر کام کیا۔ اور انہیں ہندی مسلمان قوم پیدا کرنے میں اولیت کا فخر حاصل ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک شاہراہ پر ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ بعد میں نہایت عظیم نکلا۔ اور جب انگریز یہاں سے جانے لگے۔ تو اللہ تعالےٰ نے ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں مسلمانوں کی قیادت سونپی۔ جس کو ہمیشہ تک "قائد اعظم" کے لقب سے تاریخ میں یاد کیا جائیگا۔ اور جس کی وفات کا دن پاکستانی مسلمانوں نے ۱۱ ستمبر ۵۵ء کو منایا ہے۔

سرسید مرحوم نے جو کامیابی حاصل کی۔ وہ تمام فرقہ بندی سے بالا ہو کر حاصل کی۔ اسی طرح "قائد اعظم" نے جو عظیم الشان کامیابی حاصل کی، وہ بھی سب مسلمانوں کو بلا تفریق فرقہ ایک محاذ پر جمع کر کے حاصل کی۔ نہ سرسید مرحوم کے ذہن میں شیعہ سنی کا امتیاز تھا، اور نہ "قائد اعظم" کے ذہن میں۔ جہاں تک ہندی مسلمانوں کے سیاسی استخلاص کا تعلق ہے۔ اس کا پہلا پہلوان سرسید ہے۔ اور آخری پہلوان "قائد اعظم" ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ سرسید مرحوم اور قائد اعظم مرحوم دونوں ہی مسلمانانِ ہند کی سیاسی تاریخ میں درخشندہ ستارے تھے۔ اور باقی سب ان کے خوشہ چین ہی سمجھے جائیں گے۔

حالانکہ سرسید مرحوم اور قائد اعظم مرحوم کی تعلیم اور ماحول میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ اور دونوں کے سامنے مختلف دو نازک موقعہ تھے۔ جن سے انہوں نے نبرد آزما ہونا تھا۔ مگر دونوں نے ایک ہی اسلامی ہتھیار استعمال کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ

"ہر مسلمان کہلانے والا ایک محاذ پر جمع ہو جائے۔"

دونوں کو اپنی تین بڑی دشمن طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ انگریز ہندو اور بعض اہل علم "اسلام" کا نعرہ لگانے والے مسلمان۔

آج مسلمانوں کا برصغیر ہند میں ایک وطن معرضِ وجود میں آ گیا ہے، جس کا مبہم سا خواب سرسید مرحوم نے دیکھا تھا۔ اور جس کی عملی تعبیر "قائد اعظم" کے عزم وہمت کی مرہون ہے۔ سرسید مرحوم کے خواب کو ہم نے مبہم اس لئے کہا ہے۔ کہ شاید ان کے دل میں کبھی یہ خیال نہ آیا تھا۔ کہ کسی وقت مسلمانوں کو یہاں علیحدہ وطن بنانا پڑیگا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ دو قومی نظریہ سب سے پہلے انہی کے ذہن میں آیا تھا۔ اور انہوں نے اسی نظریہ کی لکیروں پر اپنا تمام کام سرانجام دیا تھا۔ اور یہی نظریہ ہے۔ جو "قائد اعظم" کے ہاتھ میں پاکستان کے حصول پر جا کر منتج ہوا۔

پاکستان بن گیا ہے۔ اس کو نے نانوال سال شروع ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جس اصول پر سرسید مرحوم اور قائد اعظم مرحوم نے کامیابیاں حاصل کی تھیں وہ فراموش ہوتا جا رہا ہے۔ اور عوام کو انتشار ذہنی اور تفرقہ بازی سے بچانے والی شاید اس وقت کوئی ایسی شخصیت موجود نہیں۔ جو سرسید مرحوم اور قائد اعظم مرحوم کی جانشین کہلا سکے۔ اگرچہ آج مقابلہ نہ انگریز سے ہے۔ اور نہ ہندو سے۔ صرف تیسرے گروہ سے مقابلہ ہے۔ جو اسلام کے نام پر انتشار کا باعث ہو رہا ہے۔ مگر اس کا مقابلہ کرنے والی کوئی مستقل مزاج۔ جرأت مند اور دلیر ہستی اس وقت تک اوجھل ہے۔ لیکن۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ جس اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ وطن عطا کیا ہے۔ اور جس نے بروقت سرسید مرحوم اور "قائد اعظم" مرحوم جیسے انسان پیدا کئے تھے، وہ اب بھی پاکستان کا محافظ ہے۔ اور اس کے فضل سے کوئی نہ کوئی ایسا انسان ضرور اب بھی بروئے کار آئے گا۔ جو ان دو عظیم لیڈروں کے نقش قدم پر چل کر اسی اصول اتحاد کو لے کر پھر اس قوم کی رہنمائی کرے گا۔ اور پاکستان کو شاہراہ ترقی پر گامزن رکھے گا۔ اور اس کو باقی اسلامی دنیا کے لئے ایک نمونہ کا اسلامی ملک بنائے گا۔ جس کی بنیاد

تنظیم۔ اتحاد اور یقین محکم
پر استوار ہوگی۔

قابل توجہ سیکرٹریانِ تبلیغ

صوبہ پنجاب کے اکثر سیکرٹریان تبلیغ کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔ احمدی احباب جو دینی وتربیتی کام کر رہے ہیں۔ نظارت ہذا کو ان کے کام کا علم نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ رپورٹ نہ بھجوائیں۔ جملہ صدرانِ جماعت ہائے احمدیہ اور سیکرٹریانِ تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس اہم ذمہ داری کو ادا فرمائیں۔ احباب جماعت سے دینی کام لیں۔ اور ماہوار کارگذاری سے بصورت رپورٹ اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

ولادت

(۱) خداوند کریم نے میرے چھوٹے لڑکے کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ بچہ کی لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
چوہدری جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲/۵-L ضلع منٹگمری۔

(۲) مجھے اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۳/۸/۵۵ کو فرزند عطا فرمایا ہے، احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
حکیم مرزا عبد الرحمٰن مولوی فاضل ابن مرزا مہتاب بیگ صاحب کندکوٹ ضلع جیکب آباد

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں ایک لمبے عرصے سے Cancer cheek سے بیمار ہیں۔ والد صاحب علاج کے لئے لاہور تشریف لائے تھے۔ جس سے Bleeding وغیرہ بند ہو گئی ہے۔ لیکن ورم اور درد میں کمی نہیں ہے۔ احباب سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ محترم والد صاحب کی مکمل صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ عبد الشکور ملک ایم بی بی ایس سٹوڈنٹ میڈیکل کالج لاہور

شمالی بورنیو میں تبلیغِ اسلام کی کامیاب مساعی

شدید مخالفت کے باوجود سعید روحوں کا قبولِ اسلام عیسائی حکمرانوں کی پیدا کردہ مشکلات

از مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مقیم بورنیو

(۲)

چیگو امیر ہیڈ ماسٹر کی رشتہ داری نہ صرف ینٹو چیف امان سے ہے۔ بلکہ اور بھی کئی سنجیدہ لوگ ان کی وسیع برادری میں شامل ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ احمدیت کا حلقہ وسیع کر دے گا۔ نیز چیگو امیر اور دوسرے دوست بنام کریم دونوں دلیرانہ تبلیغ کرنے والے مرد ہیں۔ ینٹو چیف امان بھی بہت حد تک احمدیت کے خیالات سے متاثر معلوم ہوتا ہے۔ اور ہماری دن رات دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس قوم کی قوم کو زندہ اسلام میں شامل فرمالیوے۔ آمین

چنانچہ قرآن کریم سے ترجمہ دیکھ کر چیگو امیر کو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو واقعی وفات پا چکے ہیں احمدیت کا تو دھونکہ پھیل گیا ہے۔ لہذا اسی کے اثر کا نتیجہ یہ ہے کہ یونس صاحب نے متوفیک کا ترجمہ بھی کی ہے۔ کہ میں تجھے طبعی وفات دوں گا۔ اس اثناء میں ایک حاجی افغانی صاحب بغرض تجارت رپاکوٹ کہنا چاہیئے کیونکہ یہ صاحب تعویذ وغیرہ بہت بڑی قیمت پر بیچ کر کئی سو روپیہ لوٹ کرلے گئے ہیں) راناؤ میں آنکلے۔

ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب چیگو امیر نے ان سے کہا کہ لو یہ قرآن احمدیوں کا مترجم نہیں ہے مگر یہاں بھی وفات مسیح ہی لکھی ہے۔ تو افغان حاجی صاحب (رحمہ واللہ اعلم حاجی ہیں بھی یا نہیں ویسے حاجیوں والی مخصوص ٹوپی سے سرفرو مزین کیا گیا ہے) کہنے لگے کہ ملائی ترجمہ ہمارے لئے حجت نہیں۔ "تو پھر کونسا ترجمہ آپ کے لیے حجت ہے"۔ "جی فقط پختو زبان کا ترجمہ" چیگو امیر فرماتے ہیں کہ پھر وہ ترجمہ افغان صاحب کے لئے حجت رہے گا۔ ہم ملائی زبان سمجھنے والوں کے لئے تو نہیں

ان افغانی حاجی صاحب سے یہ بھی سوال کی گیا کہ یہ جو بدعتی رسوم "تلقین میت" کا کھانا اور "قدوری" کا کھانا جو کئی کئی اور بعض دفعہ امیر میت کی صورت میں ۴۰ روز تک بھی میت کے وارثین کے خرچ پر کھایا جاتا ہے۔ اور امام صاحب کو روزانہ نذرانے دیئے جاتے ہیں۔ یہ رسوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کس نے ادا کی تھیں۔ تو فرمانے لگے حضرت ابوبکرؓ نے تلقین کی رسم ادا کی تھی۔ اور حضرت ابو طالبؓ نے حضور کا جسم مبارک قبر میں اتارا تھا۔ چیگو امیر سمجھ گئے کہ علم کے لحاظ سے افغان صاحب کس پانی میں ہیں۔ اور افغان صاحب کو چیلنج کیا کہ جن کتابوں میں یہ بات لکھی ہے۔ وہ منگوا دیجئے تو ان کی قیمت ہم ادا کر دیں گے۔

اب یہ حالت ہو رہی تھی کہ امام نے مسجد میں تقریریں کرکے لوگوں کو بہت مشتعل کر دیا تھا۔ اور مرزا صاحب کے لئے تنہا باہر نکلنا یا رات کو کہیں جانا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ ان پڑھ لوگ اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر انہیں اشتعال دلا دیا جائے تو قتل سے بالکل دریغ نہیں کرتے اور پھر مزید برآں ان افغان صاحب نے آگ پر تیل کا کام دیا۔ اور بعض مواقع پر مرزا صاحب تھا کہ مرزا صاحب کا جو اس رستہ سے گذر ہوا تو ساری تحقیق چھوڑ کر اس نے سپاہی بھیجکر مرزا صاحب . . . .

. . . .

. . . . . کو اسی وقت دفتر میں بلالیا اور مرزا صاحب سے کہنے لگا کہ تم کون ہو اور کیوں ریذیڈنٹ کی اجازت کے بغیر آئے ہو اور تمہیں نیا مذہب سکھانے کا کیا حق ہے۔

اصل بات جو اس سب اضطراب عیسائیت کی تہ میں ہے وہ صرف یہی ہے کہ احمدیت عیسائیت کے خدا کو مار دیتی ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس کی بناء پر عیسائی اپنی ساری شوکت طاقت اور کثرت کے باوجود ایک غریب حلیم اور مسکین الطبع احمدی مسلم مبلغ کے سامنے گھبرا رہا ہے

اپنے ماحول میں گھر گئے۔ جہاں کہ بظاہر شہادۃ واقع ہو جایا کرتی ہے۔ مگر الحمدللہ کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے انہیں اپنی حفاظت میں رکھا۔

اس عرصہ میں D.O.C کا انگریز کسی قتل کی تحقیق کے سلسلہ میں راناؤ آنکلا۔ دفتر عدالت میں بیٹھا ہوا وہ اس تحقیق میں مشغول

اس کے چند روز بعد ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب کے دورہ کا وقت آن پہنچا۔ آتے ہی اس نے چیگو امیر صاحب کو بلا کر پوچھا کہ آیا تم احمدی ہو گئے ہو۔ اور اثبات میں جواب پا کر کہنے لگا کہ اگر تم اپنے پرانے اسلام پر ہی قائم رہتے۔ تو کیا حرج تھا اس پر چیگو امیر نے جواب دیا کہ صاحب حقیقت یہ ہے کہ اصل پرانا اسلام تو اب مجھے حاصل ہوا ہے یا امام مسجد کا مشرکانہ بدعات کا مذہب نیا ہے پھر اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تم سکول میں ہی مسلمان طلباء کو نماز سکھانا شروع کر دیتے ہو۔ چیگو امیر نے کہا جی ہاں یہ درست ہے۔ مگر سکول کا وقت ختم ہونے کے بعد سکھاتا ہوں سکول کے وقت میں نہیں۔ اس پر ڈی او صاحب نے فرمایا کہ دیکھو اگر یہ طریق تم نے جاری رکھا۔ تو میں فوراً تمہیں اس مقام سے تبدیل کر دوں گا۔

سنگاپور ملایا اور سارے انگریزی بورنیو میں عیسائی سکول بہت ہی کثرت سے قائم ہیں اور تمام عیسائی سکولوں میں سکول کے وقت کے اندر عملاً لازمی رنگ میں ہی انجیل روزانہ پڑھائی جاتی ہے۔ اور عیسائی دعا کے الفاظ دہرانے میں سب کو شامل کیا جاتا ہے اور شمالی بورنیو میں تو سارے ملک میں ابھی انگریزی تعلیم کا (جس کے نتیجہ میں مقامی ملازمت مل سکے) ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے اعلےٰ تعلیم کے تمام سکول بالخصوص دارالحکومت میں سب عیسائی سکول ہیں۔ گورنمنٹ بھی انہیں کو گرانٹ دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتی ہے جو پبلک ٹیکس میں سے خرچ کرکے پبلک کو تعلیم دینے کا اس پر عائد ہوتا ہے۔ ویسے کاغذ پر ستر یا اسی سکول سرکاری دکھائے گئے ہیں۔ مگر ان سرکاری سکولوں سے مراد محض ابتدائی ملائی یا پرائمری انگریزی سکول مراد ہیں۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب چیگو امیر کا احمدیت میں داخل ہو جانا انگریز حاکم کی نظر میں سخت ہی کھٹک رہا ہے۔ اور تعجب نہ ہوگا۔ اگر وہ چیگو امیر کو ہٹا کر کسی اور کو ہیڈ ماسٹر مقرر کر لیں۔ مگر انشاء اللہ زمین و آسمان کا بادشاہ ہمارا محافظ ہوگا۔ انگریز حاکم کو یہ نظر آ رہا ہے کہ چیگو امیر کا اثر اور رسوخ وسیع ہے۔ وہ ڈرتا ہے کہ اس کے اثر سے اس کے طلباء یا رشتہ داروں کا وسیع حلقہ احمدی نہ ہو جائے۔

میں ربوہ اور قادیان کے بزرگوں اور جماعت کے تمام دوستوں سے ملتجی ہوں کہ بورنیو کی تبلیغ کی اس وسعت اور اس اہمیت کو سامنے رکھ کر دعاؤں سے ہماری امداد فرمادیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تاریخ اسلام کا یہ (Turn) موڑ اس آخری اور عظیم مقابلہ کی ابتدا ثابت ہو۔ جو آخری مرحلہ کے طور پر ہماری اس چھوٹی سی جماعت کو عیسائیت کی بہت بڑی طاقت سے ہونے والا ہے۔ جس کے بعد ہی آخری فتح اسلام قائم ہو سکتی ہے۔

اس دھمکی کے علاوہ (جو چیگو امیر ہیڈ ماسٹر صاحب کو دی گئی) ایک اور امر قابل نوٹ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے دوسرے جانباز نوجوان جن کا نام کریم ہے۔ وہ اس احمدی ہوتے

(باقی صفحہ پر)

آپہنچا

از مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی

مظہرِ کردگار آپہنچا
رہبرِ کامگار آپہنچا

اہلِ واللیل کو مبارک ہو
صاحبِ والنہار آپہنچا

پھر فرشتے بڑھے قدم لینے
پھر وہی شہسوار آپہنچا

پھر دھڑکنے لگا دلِ زنداں
پھر وہی رستگار آپہنچا

بیدلوں کی اُمید بر آئی
بیکلوں کا قرار آپہنچا

چھوڑ دو جورِ خزاں کے افسانے
دیکھو ابرِ بہار آپہنچا

چل مبشر متاعِ جاں لیکر
اب تو پیغامِ یار آپہنچا

وہ اولوالعزم ہے!

از مکرم یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء احمدیت کی تاریخ کا ایک خاص دن ہے۔ اس دن بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ زمین و آسمان سوگوار تھے۔ فضا رنجیدہ تھی اگلے روز اس عظیم انسان کو سپرد خاک کرنا تھا اس لئے ہر احمدی ڈبڈبائی آنکھوں کے رستے دل پر آپ کی تصویر نقش کر رہا تھا۔ اس وقت ایک نوجوان آپ کی نعش مبارک کے پاس کھڑا تھا۔ وفاء کے اس مجسمہ کا چہرہ فرط حزن کے باعث سفید پڑ رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کرونگا"۔

[illegible]

۔۔۔۔ اتنا عظیم عزم۔۔۔۔ کیا یہ کمزور انجنہ نوجوان اسکو نبھا سکے گا۔۔۔۔ ہاں ہاں ضرور ایسا ہوگا۔ اور اس عظیم انسان کے سنجیدہ چہرہ پر نظر ڈالئے۔ آپ کو یقین آجائے گا۔ آج سینتالیس برس گذر گئے۔ وہ نوجوان ادھیڑ عمر سے گذرتے ہوئے بڑھاپے کی سرحد میں داخل ہوگیا۔ لیکن اپنے عہد پر قائم ہے وہ اولوالعزم۔۔۔ ہاں ہاں وہی اولوالعزم جسے خدا نے اولوالعزم کہا آج بھی اسی عزم و استقلال کا مالک ہے۔

مصائب اس کے رستہ میں حائل ہوئے تکالیف نے راہ روکی۔ مخالفین مزاحم ہوئے لیکن اولوالعزم باپ کا اولوالعزم بیٹا فتح مندی سے نشان فتح و ظفر اڑاتے چلا گیا۔

---

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء احمدیت کی تاریخ میں اہم تاریخ ہے۔ حضرت مسیح موعود کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ رحلت فرما گئے۔ نماز عصر کے بعد مسجد نور میں دو ہزار احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ عجیب ہنگامہ تھا۔ بعض متفقد رہنما مخالفت سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ اور دوسروں کو برگشتہ کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ ادھر پر جوش ہجوم اسی نوجوان کے چہرہ پر نظریں جمائے پکار رہا تھا۔ "ہماری بیعت قبول کریں۔ ہماری بیعت قبول کریں"۔ مگر حزن و ملال سے سفید چہرہ والا یہ نوجوان ۔۔۔۔ انکار جاری تھا

۔۔۔۔ نوجوان عظیم ذمہ داری سے گھبرا رہا تھا۔ آخر بعد تامل نوجوان نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ یکلخت تمام مجلس پر سناٹا چھا گیا۔۔۔ بیعت شروع ہوئی جو لوگ قریب نہیں پہنچ سکتے تھے انہوں نے پگڑیاں پھیلا دیں۔ بعض نے دوسروں کی پیٹھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ اور تمام لوگ بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ بیعت کے بعد اس نوجوان نے جو آج جماعت احمدیہ کا خلیفہ ثانی اور امام ہے۔ احباب سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں ۔۔۔ پھر میرا یقین ہے کہ قرآن مجید ۔۔۔ کتاب ہے جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی۔ اور وہ خاتم الکتب اور خاتم شریعت ہے۔ پھر میرا یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی نبی تھے جس کی خبر مسلم میں ہے اور وہی امام تھے جس کی خبر بخاری میں ہے۔ مگر میں پھر کہتا ہوں کہ شریعت اسلامی کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔۔۔ خوب غور سے دیکھ لو اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو کہ جو ترقی اسلام کی خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوئی۔ وہ جب خلافت حکومت کے رنگ میں تبدیل ہوگئی گھٹتی گئی۔۔۔۔ تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے اسی منہاج پر حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت کے وعدہ کے موافق بھیجا۔ اور ان کی وفات کے بعد پھر وہی سلسلہ خلافت راشدہ کا چلا ہے۔۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں ہو۔ اس سلسلہ کے پہلے خلیفہ تھے ۔۔۔۔۔۔ پس جب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا اسلام مادی اور روحانی طور پر ترقی کرتا رہے گا۔۔۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ تو سنو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہونگی تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔ میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے ۔۔۔۔۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لو گے۔ اور اس عہد کو مضبوط کرو گے۔ تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا"۔

پر جوش طبیعتیں اب پرسکون تھیں یتیموں کو باپ اور بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔

۱۹۳۴ء کا سال احمدیوں کے لئے مصائب کا پیغام لایا۔ جماعت احمدیہ مظالم کا تختہ مشق بن گئی۔ مخالفین نے سمجھا اب احمدیت ختم ہے۔ یہ ننھا سا چھوٹا سا پودا اب کبھی بڑا نہ ہوگا۔ احمدی تک پکار اٹھے متیٰ نصر اللہ ۔۔۔۔ اس وقت ایک ہادی انسان نے قادیان کی چھوٹی سی بستی کو پیغام حیات دیا۔۔۔۔۔ شیرازہ کو بکھرنے سے بچانے والے اس جرنیل نے پورے وثوق سے آواز بلند کی۔

"میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں"۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ہمارے ہادی و رہبر خدا نے مخالفین کے تمام منصوبے ختم کر دیئے۔ دنیا حیران رہ گئی۔ یہ سب کیا ہو گیا ۔۔۔۔ کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔۔ کوئی اسکو نہیں جان سکتا۔ مگر وہ جو خدا جبار و قہار کی عظمت سے واقف ہے۔

---

۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کا مبارک دن تھا۔ اس دن خدا تعالیٰ نے واضح طور پر ایک عظیم خبر کی تصدیق کر دی۔ نصف صدی سے زائد عرصہ پیشتر اس کے ایک برگزیدہ بندہ نے اس سے خبر پاکر ایک حلیم و فہیم لڑکے کی پیشگوئی کی تھی۔ ہاں ہاں اسی بچے کی جس کے ساتھ نور ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آیا۔ ہاں وہی جسے خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہی جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔۔۔ ہاں اسی مصلح موعود کی تصریح فرمائی تھی۔ جس کے لوگ عرصہ سے منتظر تھے۔۔۔۔۔ لوگوں نے کہا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی وہ موعود ہیں۔ مگر آپ نے اعلان نہ کیا۔۔۔ آخر اعلان خدا نے علیم کی تصدیق کے بغیر کیسے ہوتا ہے۔۔۔۔ آخر تصدیق ہو گئی۔ اور آپ نے اعلان فرمایا:۔

"میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان پر یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔۔۔"

احمدیوں کے لئے یہ عید کا دن۔۔۔۔ خوشی سے اچھلنے اور کودنے کا دن تھا۔۔۔ وہی دولہا جس کے انتظار میں کنواریاں ہزاروں سال سے بیٹھی تھیں آپہنچا۔ لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس رحیم خدا کا جس نے ہمارے زمانہ ہی میں اس مصلح کو پیدا کیا۔۔۔۔۔ ہاں ہاں اسی اولوالعزم مصلح کا جس کا زمانہ پانے کی بعد کے لوگ خواہش کریں گے۔ مگر وہ نہ ملے گا (باقی)

محمود جمال کہاں ہے؟

میرا لڑکا محمود جمال احمد عمر ۱۵ سال۔ چھٹیوں میں ربوہ سے سندھ گیا تھا۔ وہاں سے ۱۷ اگست کو وہ اپنے بھائی محمد ابراہیم جمال کو کراچی ملنے گیا تھا۔ جو کہ کورنگی میں رہتا ہے۔ وہ وہاں سے ہمیں آج تک اس کی خیریت کی کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی واپس آیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں بہت پریشانی ہے۔ کراچی کے بھائیوں سے اور خاص کر کورنگی کے بھائیوں سے عرض ہے کہ عزیز محمود جمال کا پتہ لگا کر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کے پتہ پر جلدی اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ خاکسارہ

(اہلیہ حافظ جمال احمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس)

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضؓ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت)

مجھے مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر سنکر انتہائی ہم وغم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلاشبہ مولوی صاحب مرحوم تبلیغی جوش واخلاص میں ایک مثال تھے۔ گذشتہ سال مورخہ ۱۷ $\frac{6}{54}$ کو مرحوم افریقہ جاتے ہوئے یہاں سے گزرے یہاں مولوی صاحب کے پاسپورٹ میں ایک سقم پایا گیا۔ جس کی بناء پر یہاں کے فرانسیسی سفارت خانہ نے مولوی صاحب کو فرانس کا ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ ٹامس کک کی معرفت کوشش کی گئی۔ مگر بے سود۔ آخر بڑی کد وکاوش کے بعد ٹامس کک کے مینیجر نے ہمدردی کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا۔ کہ یہاں سے سفر کرنے کا اب صرف ایک راستہ ہے۔ بحری سفر مولوی صاحب نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہوائی جہاز کا سفر اختیار کیا جائے۔ اس مشکل کے حل کے لئے مولوی صاحب کو یہاں ایک ہفتہ قیام کرنا پڑا۔ چونکہ مولوی صاحب کو بلغم وکھانسی کی سخت شکایت تھی۔ اور انتہائی کمزور تھے۔ اس لئے عاجز کو اس سلسلہ میں سارا کام کرنا پڑا۔ جب میں صبح کو مولوی صاحب کے کام کے لئے نکلوں تو مولوی صاحب کہتے۔ کہ شیخ صاحب آپ خدا تعالےٰ کے حضور ہاتھ اٹھائیں۔ وہی اس مشکل کو حل کرے۔ اور جب کبھی میں اس کام سے واپس آتا۔ تو مولوی صاحب بستر پر لیٹے ہوئے دعا کر رہے ہوتے۔ ایک دفعہ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ آج میں نے خواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دیکھا ہے۔ آپ ایک مجلس میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور مخاطب کرتے ہوئے دوستوں کو فرماتے ہیں۔ کہ "مولوی نذیر احمد علی صاحب گھیرے میں آ گئے ہیں۔ مگر نکل جائیں گے۔" چنانچہ مولوی صاحب گھیرے میں آئے۔ اور نکل بھی گئے۔ جبکہ آپ یہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مغربی افریقہ مولوی صاحب مرحوم کے پاس ہوائی جہاز کا کرایہ نہ تھا۔ اور ظاہری رنگ میں کرایہ کے حصول کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ مگر جب مولوی صاحب کی دعاؤں نے رنگ دکھایا۔ مولوی صاحب نے مجھے ایک دن کہا۔ کہ یہاں کوئی ایسا تاجر ہے۔ جو مغربی افریقہ میں قیام کر چکا ہو۔ مجھے چونکہ مولوی صاحب کی "تکلیف" کا بھی خیال تھا۔ اس لئے میں نے ان کو ایک ایسے تاجر کا ایڈریس بتلایا۔ کہ جو گھر کے بھی نزدیک تھا۔ اور احمدیت کا مداح اور مکرم الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ مرحوم کے محبین میں سے تھا۔ چنانچہ میں مولوی صاحب کو اس تاجر کے پاس لے گیا۔ مولوی صاحب کا ایک لبنانی تاجر دوست تھا۔ مگر اس کے متعلق مولوی صاحب کو عرصہ بیس سال سے یہ علم نہیں۔ کہ وہ اب کہاں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی تاجر کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب کے یہ دوست آج کل بیروت میں ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب نے یہاں پہنچتے ہی اپنے ایک دو دوستوں کا ذکر کیا۔ کہ میں ان کو ملنا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ صحت نے اجازت دی۔ جب ہم اس تاجر کو ملنے کے لئے گئے۔ تو اس نے دور سے ہی مولوی صاحب کو دوسری منزل سے دیکھا۔ اور جلدی میں اترتے ہی لپک کر مولوی صاحب کو ملا۔ یہ تاجر جسم میں موٹے تھے۔ اور مولوی صاحب دبلے۔ مولوی صاحب کہتے تھے۔ کہ "میں تو بہت دبلا ہوں" اس تاجر کی آنکھوں میں فرط محبت سے آنسو آ گئے۔ چنانچہ اس دوست نے مولوی صاحب کا ایک شخص سے تعارف کروایا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں افریقہ جا رہا ہوں۔ اور میں نے چاہا۔ کہ جانے سے پہلے آپ کو ضرور ملوں۔ اس شخص کو بالکل مولوی صاحب کی مشکل کا علم نہیں تھا۔ اپنے آفس کا Safe کھول کر مولوی صاحب کو بڑے ادب ومحبت سے کہا۔ کہ یہ میری طرف سے ۔/۵۰۰ لیرے جو خدمتِ اسلام کے لئے پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مولوی صاحب کو ہوائی جہاز کے کرایہ کے لئے ۵۰۰ لیرہ کی ضرورت تھی۔ اس دوست نے مولوی صاحب کو یہاں کے ایک مشہور ریسٹورنٹ میں کھانے پر بھی بلایا۔ اور الوداع کرنے کے لئے فضائی مستقر پر بھی آئے۔

مولوی صاحب سفر میں بیمار تھے اور مجھے کہتے تھے کہ چلو کسی اخبار کے ایڈیٹر کو پیغام احمدیت پہنچائیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم پر اپنی رحمت کی بارش برسائے۔ اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔ میں مکرمی بابو فقیر علی صاحب ان کے بوڑھے والد کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صبر کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

میرے ابا جان خلیفہ عبدالرحیم صاحب بعارضہ بندش پیشاب چند دنوں سے سیال کوٹ میں بیمار رہیں۔ نیز میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ بوجہ درد گردہ سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفائے کاملہ اور عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار (خلیفہ) عبدالمنان

ایٹمی طاقت کے موضوع پر جھنگ مگھیانہ میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پی۔ایچ۔ڈی کی دلچسپ تقریر

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی (Contab) فیلو سینٹ جان کالج کیمبرج جو کہ آج کل بطور Sciantific Secretary U.N. conference on peaceful Uses of Atamic Energy Geneva کام کر رہے ہیں۔ چند دنوں سے اپنے آبائی وطن جھنگ شہر میں دو ماہ کی رخصت پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ملک وملت کی مایۂ ناز شخصیت ہیں۔ مورخہ ۹ ستمبر کو آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا۔ جس کا اہتمام مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایٹمی طاقت کے موضوع پر اس تقریب میں تقریر کرنا منظور فرمایا۔ چونکہ تقریر انگریزی زبان میں ہونی تھی۔ اس لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو مدعو کیا گیا۔ مورخہ $\frac{9}{55}$ ۹ بروز جمعہ شام ۵ بجے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں اس دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ہماری توقع سے بڑھ کر معززین تشریف لائے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ مجسٹریٹ صاحبان۔ وکلاء اور معزز رؤسائے شہر کے علاوہ مقامی کالج کے پروفیسران۔ سکول کے اساتذہ اور ہر محکمہ کے افسران نے شمولیت فرمائی۔ محکمہ تعلیم کے افسران خاص طور پر چودھری عبدالحمید سیال صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے بہت دلچسپی لی۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بوجہ علالت تشریف نہ لا سکے۔ مہمانوں کی تعداد ۶۰ کے قریب تھی۔ چائے سے فراغت کے بعد شیخ یوسف شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء سابق جج الیکشن ٹریبونل نے حاضرین سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا تعارف کرایا۔

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے نہایت دلچسپ اور معلومات سے پر لیکچر سے جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔ حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ایٹم جو کہ اب تک دنیا میں ایک بھیانک اور تباہ کن شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ کس طرح اب دنیا کے سائنسدان اسے بنی نوع انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اب تک اس بارے میں جو تجربات ہوئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ ایٹم پاور Power پیدا کرنے میں نہایت مفید طور پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور نہایت قلیل عرصہ میں ایٹم کوئلہ اور تیل کی جگہ لے لیگا۔ کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد دنیا میں کوئلہ اور تیل بالکل ختم ہو جائے گا۔ برطانیہ اور امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں۔ اور یہ اخراجات ہمارے پاکستان کے سالانہ بجٹ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ۱۹۵۷ء میں پاکستان اس قدر وسائل حاصل کرے گا کہ اس کی پاور اور اس کی آمدنی شام اور لبنان کے برابر ہو جائے گی۔ آپ نے نہایت دلچسپ طریقہ سے ایٹم کی تاریخ بیان فرمائی۔ بعد ازاں حاضرین میں سے اکثر نے مختلف قسم کے سوالات کئے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ سائنس کا پرانا مقولہ اب بدل گیا ہے۔ کہ Energy has no weight بلکہ ایٹم بم نے خود ثابت کر دیا ہے۔ کہ Energy has its weight۔

آپ کی تقریر نہایت اشتیاق سے سنی گئی۔ نماز مغرب کا وقت چونکہ تنگ ہو رہا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر ختم فرمائی۔ جناب شیخ یوسف شاہ صاحب نے حاضرین کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ایم بی احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جن کی وجہ سے مگھیانہ بھی اپنے آپ کو آج علمی فضا میں محسوس کر رہا ہے۔

خدام نے نہایت جانفشانی اور تندہی سے تمام انتظامات کو نبھایا۔ جناب قائم مقام ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز عبدالحمید سیال نے خدام کو خطاب فرمایا۔ اور اپنے تاثرات سے خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ہم معززین شہر خاص طور پر شیخ یوسف شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے پروگرام کو کامیاب بنانے میں ہماری ہر طرح سے مدد فرمائی۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

تعزیت کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی اور جماعت احمدیہ راولپنڈی نے حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیت کی قرار دادیں پاس کی ہیں۔ اور مرحوم کے لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور نے مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب، مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی اور حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب کی وفات پر تعزیت کی قرار داد پاس کی ہے۔

سالانہ اجتماع اور ہماری ذمہ داریاں

چندہ سالانہ اجتماع سالانہ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور ان کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں سالانہ اجتماع کا چندہ وصولی کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا ضروری ہے۔ ورنہ انتظامات کی تیاری پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے ہر خادم کم از کم ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع ادا کرے گا۔ لیکن ۷۵ روپے سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام کی شرح چندہ حسب ذیل ہوگی:۔ ۷۵ سے ۱۵۰ روپے تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ڈیڑھ روپیہ

۱۵۰ سے ۲۰۰ " " " " دو روپے

۲۰۰ سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ زائد۔

نوٹ:۔ صدر کو اختیار ہوگا کہ قائد کی سفارش پر غیر مستطیع خدام کو یہ چندہ معاف یا کم کر دیں۔

علمی مقابلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔ (۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث۔ (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) عام دینی معلومات (۶) تقریری مقابلہ (۷) مضمون نویسی کا مقابلہ۔ ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے تین معیار ہوں گے۔ (۱) بی۔ اے (۲) مولوی فاضل (۳) متوسط۔

تقریری مقابلوں کے عنوان

۱۔ خدمت خلق۔
۲۔ برکات خلافت۔
۳۔ رحمت العالمین۔
۴۔ مصلح موعود
۵۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
۶۔ اچھا شہری۔

تحریری مقابلوں کے عنوان

۱۔ اسلامی معاشرہ
۲۔ پردہ
۳۔ خدام الاحمدیہ کی بہبودی کی تجاویز
۴۔ حقیقی اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے۔
۵۔ انیسویں صدی میں مسلمانوں کی سیاست کے زوال کے اسباب
۶۔ موجودہ حالات میں تبلیغ کے موثر ذرائع۔

جملہ خدام ان کی تیاری کریں۔ اجتماع سے قبل اپنے ضلع کی مجالس کے درمیان تقریری اور تحریری مضامین کے مقابلے کرالیں۔ ہر ضلع میں سے صرف ایک خادم لیا جائے گا۔ ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے ۱۵ اکتوبر ۵۵ء تک نام مرکز میں آجانے ضروری ہیں اس کے بعد آنے والے ناموں کو نہیں لیا جائے گا۔

ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع ۵۵ء کے موقعہ پر مندرجہ ذیل اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلے ہوں گے:۔

(۱) اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔

(۲) انفرادی مقابلے:۔ دوڑیں ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ کراس کنٹری۔ لمبی اور اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ مشاہدہ و معائنہ (۳) ذہانت کا پرچہ۔

قواعد حسب ذیل ہوں گے

(۱) کھیلوں میں صرف وہ خدام حصہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(۲) جس مجلس کی ٹیم مقابلہ میں حصہ لے رہی ہو اس مجلس کا کوئی کھلاڑی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔

(۳) جن مجالس سے کوئی ٹیم مقابلہ جات میں حصہ نہ لے رہی ہو ان کے کھلاڑی منتظم صاحب ورزشی مقابلوں کی تحریری اجازت سے دوسری مجالس کی ٹیموں میں شامل ہو کر کھیلنے کے مجاز ہوں گے۔ سوائے قادیان کے کھلاڑیوں کے جن کو ربوہ کی ٹیموں میں شامل ہونا ہوگا۔ اگر ان کو ضرورت نہ ہو تو دوسری مجالس کی ٹیموں میں شمولیت کی اجازت ہوگی۔ مگر اس کا فیصلہ قائدین متعلقہ کو اجتماع سے قبل کرنا ہوگا۔ جس کی اطلاع مرکزی دفتر میں آنی ضروری ہے۔

(۴) سوائے ربوہ کی مجلس کے کسی مجلس کو کسی ایک مقابلہ میں ایک سے زیادہ ٹیمیں بھیجنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مجلس ربوہ فٹ بال۔ والی بال اور رسہ کشی میں دو ٹیمیں بھجوا سکے گی۔

(۵) Drawn میچوں کی صورت میں فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔

ان مقابلوں (انفرادی اور اجتماعی) میں شامل ہونے والے خدام کے نام ۳۰ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو سوائے نائب صدر صاحب کی خاص اجازت کے کسی مقابلے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی وفات پر

تحریک جدید کی طرف سے تعزیت کی قرارداد

ہم جملہ اراکین مجلس تحریک جدید اور کارکنان مکرم مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو نوازتے ہوئے جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم سلسلہ کے مخلص اور بے لوث کارکن تھے۔ اپنے ماتحتوں سے نہایت شفقت اور عزت سے پیش آتے اور ہر وقت ان کی بہبودی اور بہتری کے لئے کوشاں رہتے

آپ کافی عرصہ تک (سیکرٹری فارن مشنز) وکیل التبشیر کے عہدہ پر فائز رہے اور احسن طریق پر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

علاوہ ازیں اس جانکاہ صدمہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ اور ان کے صاحبزادہ عبدالمنان صاحب سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ)

---

(۱) ڈپلومہ پبلک ہیلتھ کلاس سنہ ۵۶-۵۵ء

درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۰-۹-۵۵ تک بنام
Dean Institute of Hygiene and Preventive Medicine, New out Door, Mayo Hospital Rattan Bagh Lahore.
طلب کی گئی ہیں۔ پراسپکٹس مع مجوزہ فارم قیمتی ۱/۴ روپیہ دفتر ڈین صاحب سے ملتا ہے۔
شرائط: میڈیکل گریجوایٹ یک سالہ تجربہ بطور میڈیکل پریکٹیشنر (سول لاہور ۹-۵۵)

(۲) جونیئر آڈیٹر

درخواستیں ۱۲-۹-۵۵ تک بنام
Examiner Local Fund Accounts Punjab.
لاہور درکار۔ شرح تنخواہ ۹۷/- گریڈ ۸۵-۶-۱۱۵-۱۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵- الاؤنس علاوہ محکمانہ امتحان پاس کرنے پر اسامی مستقل۔ شرائط:۔ گریجوایٹ۔ عمر ۳۰ سے کم (سول لاہور ۹-۹-۵۵)

(۳) داخلہ سوشل ورک

محکمہ سوشل ورک پنجاب یونیورسٹی لاہور کا سٹاف راولپنڈی میں ۱۲-۹-۵۵ کو۔ اور پشاور میں ۱۳-۹-۵۵ کو ہوگا۔ امیدواران ٹریننگ ۹ بجے صبح و ۴ بجے شام کے درمیان۔ انٹرویو کے لئے راولپنڈی کلب میں یا پشاور کلب میں حاضر ہوں (سول لاہور ۹-۹-۵۵) (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کے لئے صدقات اور اجتماعی دعائیں

عارف والہ

مورخہ ۲-۹-۵۵ کو بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ مورخہ ۶-۹-۵۵ کو علی الصبح ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا اور کچھ نقدی ریزگاری بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔

(چراغ دین سیکرٹری مال عارف والہ)

بدوملہی

اپنے پیارے امام کی مبارک مراجعت کی آمد کی خوش کن خبر پڑھنے پر ایک بکرا ۳۱-۸-۵۵ کو جماعت احمدیہ بدوملہی کی طرف سے صدقہ دیا گیا۔ اور نہایت الحاح سے مولا کریم سے حضور کے لئے دعائیں کی گئیں۔ ۶-۹-۵۵ کو پھر ایک بکرا حضور کے لئے بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ نور الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی

دیناپور

جماعت احمدیہ دیناپور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام سے دعا کرتی ہے ایک دیگ چاولوں کی بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کی گئی (شیخ محمد منیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ دیناپور ملتان)

دعائے مغفرت جماعت حیدرآباد سندھ کے ایک مخلص دوست مکرم ایم عبدالرشید خان صاحب مہاجر یوپی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مورخہ ۷ ستمبر ۵۵ء کو بمقام حیدرآباد (حیدرآباد سندھ) بعمر ۴۸ برس وفات پا گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ

ایلومینیم کے برتنوں میں سرطانی زہر

کینسر یعنی سرطان ایک قدیم عارضہ ہے اور ہمیشہ سے بنی نوع انسان کے لئے خطرناک ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ یوں بھی کینسر نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ مبتلا مریض آگ جیسی تپش کا اظہار کرتا ہے ڈاکٹر ہانین پہلے شخص تھے۔ جنہوں اس امر کا نہایت غور سے مشاہدہ کیا اور پھر دنیائے طب کے سامنے اس کے اصل اسباب پیش کئے۔ انہوں نے بتایا کہ پشت در پشت تکالیف کے مزمن عوارض جاری رہنے سے نظام جسم کے اندر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور قوت حیات اس قدر کمزور ہو جاتی ہے۔ کہ وہ کسی عارضہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی ایک مدت کے بعد آئندہ جوں میں قوت حیات کی یہی کمزوری کینسر کا سبب بن جاتی ہے۔ یہ شاہدات اور دلائل جب ہانین نے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ تو ان کا مذاق اڑایا گیا۔ لیکن کیا ہی اچھی بات ہے۔ کہ آج کے ایلوپیتھک دماغ خود ان اسباب کی تائید و حمایت کرنے لگے ہیں۔ اور اب تسلیم کرتے ہیں کہ کینسر کی نمو نسل در نسل مزمن عوارض ہی کی دوسری شکل کا نام ہے۔

ہومیوپیتھی نظریہ

کتنی ہی مرتبہ ہم نے بھی مشاہدہ کیا کہ تکلیف دہ مزمن اور خطرناک دمہ میں ہومیوپیتھک دوا کی چند خوراکوں نے خوابیدہ مواد کو سطح جسم پر لا ابھارا اور دمہ کا فوراً ہلکا ہونا پڑا۔ پس یہ حقیقت ہے کہ جلدی دانوں کے سطح جسم پر نمودار ہوتے ہی، قوت حیات قوی اور آزاد ہو جاتی ہے

ہانمن آرگنن میں بتاتے ہیں کہ قدرتی بیماری پر بیماری اور دویہ کا اثر بہت زبردست ہوتا ہے۔ کیونکہ بالمثل دوا جسم میں داخل ہوتے ہی بالمثل مصنوعی بیماری پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے قوت حیات میں ایک تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور قوت حیات اصل بیماری کے دفعیہ میں کئی گنا زیادہ طاقتور محسوس کرتے ہوئے بیماری کو رفع کر دیتی ہے اس کے برعکس جب دوا خام اور مادی مقدار میں دی جاتی ہے۔ تو یہ زہر سے قوی انسان کے اندر بھی پراگندگی پیدا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے جسم میں کئی غیر ضروری تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تسلیم شدہ حقیقت

آجکل یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ کولتار سے بنی ہوئی مختلف ادویہ گردوں اور دل کی بیماریوں کا موجب بن رہی ہیں۔ اسی طرح پچھلے پانچ سال کینسر جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اظہر من الشمس ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر میرے خیال میں ایلومونیم کے برتنوں کا استعمال کرنا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہر مہذب گھر میں ایلومینیم کے برتنوں کے سوا اور کوئی برتن ملتا ہی نہیں۔ ایلومینیم کا زہر پانی میں گھل گھل کر لاکھوں نفوس کے جگر اور گردوں کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

ایک صدی پہلے کینسر درمیانی یا آخر عمر کے لوگوں میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن آج کل زیادہ تر نوجوان بھی اس موذی مرض میں مبتلا ہوتے جاتے ہیں۔ یہ بتانا ابھی مشکل ہے۔ کہ بچوں کے غدودوں کے نکلوانے کا رواج مختلف بیماریوں سے بچنے کے لئے مختلف قسم کے سیرم اور ویکسینوں کے انجکشن کینسر کی پیدائش میں کسی حد تک مددگار یا ذمہ دار ہیں۔ لیکن یہ امر واقع ہے کہ ان تمام کارروائیوں سے عصبی نظام پر غیر مناسب زد پڑتی ہے اور دوران خون میں غیر معمولی حدت و تیزی پیدا ہوتی ہے جس سے قوت حیات میں ان امراض سے حفاظت اور دفعیہ کی طاقت کم ہو جاتی ہے تو نظام جسم مختلف بیماریوں اور زہروں کے اثر کو جلد از جلد اور بغیر کسی مقابلہ و مجادلہ قبول کر لیتا ہے۔

دنیا میں آج ایلومونیم کے متعلق مختلف نظریات موجود ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک معالجین نے ایلومونیم اور اس کے مرکبات کی آزمائش کر کے یہ تحقیق کر لیا ہے۔ کہ ایلومونیم اور اس کے مختلف نمکیات نظام جسم پر بہت گہرا اثر کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ اثر بتدریج دیرپا اور مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ کمزوری کی اور بھی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایلومونیم کا اثر زیادہ تر ان اشخاص پر ضرور مہلک ہوتا ہے۔ جن کا نظام جسم کمزور ہو چکا ہو۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک تندرست و توانا آدمی ایلومونیم کے اس زہریلے اثر سے آہستہ آہستہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ (ملت ۱۲ ستمبر ۱۹۵۵ء)

شمالی بورنیو میں تبلیغ اسلام (بقیہ صفحہ ۳)

کے معجزے کے دوسرے نمونہ ہیں۔ احمدی ہونے کے ساتھ ہی انہیں تبلیغ اسلام کا ازحد شوق ہو گیا ہے اور بعض اوقات وہ عیسائیوں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں چنانچہ ایک عیسائی کو تبلیغ کرتے ہوئے انہوں نے انجیل کے حوالے دکھا کر کچھ سوالات کئے جن کے متعلق عیسائی نے کہا کہ وہ پادری سے پوچھ کر جواب دے گا۔ اب پادری صاحب کو جب علم ہوا کہ یہ لوگ تو عیسائیت کے متعلق سوالات کرنے پر بھی دلیر ہو گئے ہیں تو فوراً ڈسٹرکٹ آفیسر سے شکایت کر دی اور ڈی او صاحب نے بڑی حیرانی سے یہ بات ہیڈ چیف مسلمان سے کی کہ ادریس کے آنے سے پہلے تو کوئی اس قسم کے سوالات نہیں کرتا تھا اب یہ سب ادریس کا ہی اثر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سب امور گویا ادریس کو تبلیغ سے عملاً منع کرنے کے پیش خیمہ بن رہے ہیں

چنانچہ تازہ "رپورٹ" جو ڈی او کی طرف سے ریذیڈنٹ کو بھیجی گئی ہوگی اس میں اس کا ضرور تذکرہ ہوگا۔ اور امام کی شکایت کا تذکرہ بھی ہوگا۔ جواب کے ڈی او سے ملکر امام صاحب نے کہا کہ صاحب۔ اب پاؤں میں یہاں کا امام رہ سکتا ہوں اور یا پھر ادریس ہوگا۔ ہم دونوں بیک وقت تو یہاں نہیں ٹھہر سکتے۔ اس پر ڈی او نے جواب دیا کہ ہاں میں تم سے متفق ہوں۔ مگر مجھے یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ ادریس کو عملاً منع کروں۔ مگر ٹھہرو یہ کام میں ریذیڈنٹ سے کرا دوں گا۔

نیٹو چیف نے آمان کے ساتھ گفتگو میں ڈی او کی زبان سے یہ کلمہ بھی نکل گیا کہ کاش مسلمانوں کا کوئی "قاضی" مقرر ہوتا۔ اس کلمہ کے تہہ میں وہ حقیقت مخفی ہے جس کے ذریعے سے برونائی اور سارے ملایا میں مسلمانوں کو عموماً اور مسلمان راجاؤں کو خصوصاً بیوقوف بنا کر عیسائیت منافرت اسلام پر تلوار چلا رہی ہے۔ مسلمان راجاؤں اور سلطانوں کی حکومت میں عیسائی تبلیغ اور مشنوں اور سکولوں اور گرجاؤں کی تعمیر وغیرہ کے لئے عیسائیوں کو ہر طرح کی مراعات حاصل ہوتی ہیں اور مسلمان راجاؤں کی آنکھوں کے سامنے دھڑا دھڑ عیسائی سکول بن رہے ہیں۔ لیکن جونہی اسلام کی تبلیغ کا سوال سامنے آئے (اور عیسائیت پورے طور پر جانتی ہے کہ احمدیت ہی ٹھوس تبلیغ اسلام کا کام جانتی ہے اور احمدیت ہی عیسائیت شکن ہتھیاروں سے مسلح ہے) تو جھٹ انہی راجاؤں کو سامنے کر دیا جاتا ہے کہ دیکھو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور پھر ان راجاؤں کے ذریعے سے ان کے "محکمہ مذہبی" کے ذریعہ سے قانوناً اور عملاً تبلیغ کو نہ صرف روکا جاتا ہے بلکہ اس غریب جماعت کے افراد پر انہی راجاؤں کے ذریعے سے ظلم کرایا جاتا ہے۔

سو جب اس ڈی او صاحب کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ کاش یہاں کوئی "قاضی" ہوتا تو اس کی مراد یہ تھی کہ یہاں مسلمان راجہ تو کوئی موجود نہیں ہیں جن کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ روکی جا سکے۔ کاش کوئی قاضی ہوتا تو اس کو آگے کرکے ہم قانوناً احمدیت کی تبلیغ کو روک سکتے۔ اور عنقریب اس حکومت نے خود انہی مسلمان نیٹو چیفس کی زبان سے یہ مشورہ نکلوانا ہے کہ قاضی ضرور ہونا چاہیئے اور پھر قاضی مقرر کر کے عیسائیت کا اسلام پر حملہ زیادہ زور سے ہو سکے گا۔

برونائی کی ریاست میں جہاں انگریز تیل کی دولت نکال رہا ہے ایک مسلمان راجہ ہے۔ مرتدوں میں سے سست کر کے اور لفظی خوشامد اور دولت سے اسے خوش رکھا جا رہا ہے۔ حکومت پر پورے طور پر تسلط انگریز ہی کا ہے۔ وہاں ہمارے مخلص احمدی ایک چینی نوجوان ہیں جو کبھی کبھی دین سیکھنے کے لئے ہمارے مبلغوں کو بلا لیتے ہیں۔ حکومت صرف دو ہفتہ کی انہیں اجازت دیتی ہے۔ ایک مرتبہ دو ہفتے ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ ہمارے انصاری اور ادریس واپسی کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کی واپسی کے چند گھنٹے بعد پولیس آن موجود ہوئی اور پوچھا کہ انصاری اور ادریس کہاں ہیں۔ جب یہ جواب ملا کہ وہ واپس روانہ ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ وہ واپس نکل گئے ورنہ ہم تو انہیں گرفتار کرنے آئے تھے۔ مگر جرم کیا؟ یہی کہ وہ کیوں احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ راجہ صاحب کو احمدیت پسند نہیں ہے سو یہ ہتھکنڈے ہیں عیسائیت کے جو اسلام کے خلاف استعمال کئے جا رہے ہیں۔

قارئین کرام! میں آخر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے انصاری صاحب اور ادریس صاحب بیونول کے حق میں خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر بورنیو میں اسلام کو ترقی دے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد عفی اللہ عنہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ اگست ۵۵ء کو عزیزہ نذیر بیگم صاحبہ ہمشیرہ چوہدری محمد اکبر صاحب ساکن فتح پور ضلع گجرات کا نکاح بالعوض پانصد روپیہ نقد حق مہر و ایک ہزار روپیہ نقد بابت زیورات چوہدری محمد ابراہیم صاحب ساکن سمیعہ ضلع گجرات کے ساتھ مرزا محمد حسین صاحب سابق مبلغ سلسلہ نے پڑھایا۔ حق مہر در رقم زیورات ادا کر دی گئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

محمد عالم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ فتح پور ضلع گجرات

سیدہ ام وسیم صاحبہ اور صاحبزادگان کی تشریف آوری (بقیہ صفحہ اول)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ نونہال بھی چھ ماہ کی طویل جدائی کے بعد اہل ربوہ سے نہایت درجہ محبت اور اشتیاق سے ملاقی ہوئے ان کے بشاش چہروں سے ان کی قلبی کیفیت عیاں تھی کہ وہ مرکز سلسلہ کے احباب سے مل کر بیحد مسرور ہیں اور اللہ تعالےٰ کا شکر گذار ہیں کہ جس نے مرکز سلسلہ میں واپس لا کر ان کے دلوں کو پھر خوشیوں سے معمور کیا ہے۔ خوش آمدید کہنے اور احباب ربوہ سے گرم جوشی کے ساتھ ملنے میں دونوں طرف سے قلبی مسرتوں کے اظہار کا یہ پُر کیف منظر نہایت درجہ ایمان افروز تھا۔

استقبال کرنے والے کثیر التعداد احباب میں استقبالیہ کمیٹی کے جملہ ممبران، صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء حضرات کے علاوہ مولوی جلال الدین صاحب شمس قائمقام صدر استقبالیہ کمیٹی۔ چودھری ظہور احمد صاحب سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی۔ مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری۔ ڈاکٹر فرزند علی صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ۔ مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔ مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین اور صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر بھی شامل تھے۔

سیدہ ام وسیم صاحبہ اور چاروں صاحبزادگان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے قافلے کی پہلی پارٹی کے ہمراہ ۲۵ اگست کو لنڈن سے بذریعہ طیارہ کراچی واپس پہنچے تھے

ادارہ الفضل اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے سیدہ ام وسیم صاحبہ اور چاروں صاحبزادگان کو مرکز سلسلہ میں ان کی بخیریت تشریف آوری پر دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ ان کا آنا خود ان کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کیلئے مبارک کرے اور ان کی مراجعت کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

روس میں مذہبی آزادی کا فقدان

فلاڈلفیا ۱۴ ستمبر۔ یوکرینین میگزین کے ایڈیٹر ذیکو بڈنا یووچ نے کہا ہے کہ اس وقت سوویٹ یونین کا دورہ کرنے والی کلیسائی جماعت کے سامنے جس مذہبی آزادی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے وہ محض دکھاوا ہے۔ اتوار کے دن انہوں نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ ماسکو۔ لینن گراڈ اور کیف میں سیاحوں اور امریکہ کے رہنماؤں کو گرجا گھروں میں لے جا کر یہ دکھایا جا رہا ہے کہ لوگ مذہب کے معاملے میں آزاد ہیں۔ لیکن یہ مظاہرہ ڈھونگ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔

درخواست دعا

والدہ ماجدہ کو اپنڈے سائیٹس کی تکلیف ہوگئی تھی۔ وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اب بفضلہ تعالےٰ قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اپنی دعائیں جاری رکھیں مشکور ہوں گا۔

سردار رحمت اللہ قادیانی
پروپرائٹر سردار واشنگ فیکٹری۔ ربوہ

کابل میں پاکستانی سفارت خانہ پر پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا

"محمد علی حکومت کا یہ پہلا بڑا کام ہے۔" ڈاکٹر خانصاحب

کراچی ۱۴ ستمبر۔ کابل میں پاکستانی پرچم پورے اعزاز کے ساتھ دوبارہ لہرا دیا گیا۔ یہ رسم صبح گیارہ بجے افغانستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خان نے سر انجام دی اس موقع پر آپ نے ایک مختصر سی تقریر میں افغانستان میں رہنے والے پاکستانیوں کے جان و مال کی حفاظت کا پورا یقین دلایا اور اس امر پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات پھر استوار ہوگئے ہیں جلال آباد میں پاکستانی قونصل خانے پر دوبارہ پرچم لہرانے کی رسم آج ۱۴ ستمبر کو ادا کی جائے گی۔

کابل کے پاکستانی سفارت خانہ پر دوبارہ پرچم لہرانے کی رسم صبح گیارہ بجے ادا کی گئی تھی۔ پرچم لہرانے کے بعد افغان فوج کے ایک دستہ نے پرچم کو ایک سو ایک توپوں کی سلامی دی۔ افغانستان کے فوجی بینڈ نے اس موقع پر پاکستان کے قومی ترانہ کی دھنیں بلند کیں اس تقریب میں پاکستانی سفارتخانہ کے ارکان افغانستان کے بعض اعلےٰ افسروں اور کابل میں دوسرے ممالک کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔

کابل کے پاکستانی سفارت خانہ پر دوبارہ پرچم لہرانے سے اس تنازع کا خاتمہ ہوگیا ہے جو پانچ ماہ پیشتر پاکستانی پرچم کی توہین سے پیدا ہوا تھا۔ اور جس کا تصفیہ کرانے کے لئے مصر۔ ترکی۔ سعودی عرب اور عراق نے مخلصانہ کوششیں کی تھیں۔

خیر مقدم

پاکستان کے مختلف سرکاری و سفارتی حلقوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پھر استوار ہوگئے ہیں۔ مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب نے پاک افغان سمجھوتا کو چوہدری محمد علی کی کابینہ کا پہلا بڑا کام قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا "مجھے اس خوشگوار نتیجہ سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ دونوں مسلمان ملکوں میں برادرانہ جذبات کو فروغ حاصل ہوگا۔ ڈاکٹر خانصاحب خیر سگالی کے طور پر جمعہ کے روز پشاور میں افغان قونصل خانہ پر افغان پرچم لہرائیں گے۔

حضرت عرفانی صاحب کی علالت

داؤد احمد صاحب عرفانی ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قریباً ایک ماہ سے علیل ہیں انکو بلڈ پریشر ہے۔ دن کو طبیعت اچھی رہتی ہے۔ رات کو ضعف کے دورہ ہونے لگتے ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ بزرگ سلسلہ کو صحت دے۔

عبدالوہاب عمر

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۲۰ تا -/۲۲ روپے شکر -/۲۶ تا -/۳۰ روپے چینی دیسی -/۴۰ تا -/۵۰ روپے تیل تودیہ -/۴۶ تا -/۴۷ روپے تیل بنولہ -/۵۳ تا -/۵۵ روپے تیل ناریل -/۱۲۰ روپے تیل تلی -/۶۷ تا -/۷۵ روپے سرخ مرچ -/۱۵ تا -/۴۰ روپے کالی مرچ -/۵۲۰ الائچی ڈوڈہ -/۳۷۰ روپے لونگ -/۵۲۵ روپے الائچی خورد -/۷۲ روپے ہلدی -/۱۰۲ تا -/۱۲۴ روپے نمک -/۴ روپے دیسی گھی -/۱۷۰ تا -/۱۷۲ تا -/۱۸۰ بناسپتی گھی -/۳۹ روپے -/۴۱ روپے ماش ثابت ۱۸-۱۹ روپے سبز -/۲۰ تا -/۲۱ روپے مونگ ثابت -/۱۸ تا -/۱۹ روپے مسور ثابت -/۹ تا ۱۵ روپے چنے -/۸ روپے کابلی چنے -/۱۱ تا -/۱۳ روپے گندم -/۸ تا -/۱۰ تا -/۱۱ روپے آٹا -/۱۱ دیسی صابن -/۴۴ تا -/۴۶ روپے باجرہ -/۸ تا -/۱۲ مکئی -/۱۲ روپے خشک میوہ۔ بادام -/۵۷ تا -/۷۲ روپے سوگی -/۹۰ تا -/۱۰۸ روپے چھوہارہ -/۷۰ تا -/۸۰ روپے کھوپرا -/۱۰۵ روپے پستہ -/۲۰۰ تا -/۲۰۵ روپے گری بادام -/۱۷۰ روپے

روس اور مغربی جرمنی کے درمیان سفارتی تعلقات بحال کرنیکا فیصلہ

برن ۱۴ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو کے مطابق روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن اور مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر کی بات چیت کے بعد آج رات جو اعلان جاری کیا گیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں نے سفارتی تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔